سوال

(692) میت کی جانب سے قربانی کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

میت کی جانب سے قربانی کرنا کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : اصل تو یہی ہے کہ قربانی کرنا زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے ، اور جو کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تو اس کی کوئی اصل نہیں ۔

فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم :

کہ زندہ کے تابع ہوتے ہوئے ان کی جانب سے قربانی کی جائے مثلا : کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرے اور اس میں وہ زندہ اور فوت شدگان کی نیت کر لے ، تو یہ جائز ہے ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ہے جو انہوں نے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے تھی اور ان کے اہل وعیال میں کچھ پہلے فوت بھی ہوچکے تھے ۔

دوسری قسم :

یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرے (اور یہ واجب ہے لیکن اگر اس سے عاجز ہو تو پھر نہیں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

''تو جو کوئی بھی اسے سننے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان پر ہے جو اسے تبدیل کرتے ہیں یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے ۔ ''

تیسری قسم :

زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی جانب سے علیحدہ اور والدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کرے) تو یہ جائز ہے ، فقھاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اسے اس سے فائدہ و نفع ہوگا ، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے ۔

لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کےلیے قربانی کی تخصیص سنت طریقہ نہیں ہے ، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی ، نہ تو انہوں نےاپنےچچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیزاقرباء میں سےتھے ۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں ، اورتین چھوٹےبیٹے شامل ہیں کی جانب سے قربانی کی ، اور نہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیاری تھیں ۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نےاپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو ۔

اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اوراسے (حفرہ قربانی) کانام دیتے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک ہونا جائز نہیں ، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کےلیے نفلی قربانی کرتے ، یا ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اور اپنی اوراپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی کرتے ہی نہیں ۔

اگرانہیں یہ علم ہوکہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تواس میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تووہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کراپنے اس کام کو نہ کریں ۔ .

دیکھیں : رسالۃ : احکام الاضحیۃ الذکاۃ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد2